روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 11فروری 2012ء 18ربیع الاول 1433 ہجری 11 تبلیغ 1391ہش جلد 62-97 نمبر 36

تعظیم کے قابل

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال میں سے ہے کہ ایک مسلمان بوڑھے کی اور ایسے حامل قرآن کی عزت کرنا' جو نہ قرآن میں غلو کرنے والا ہو اور نہ اس سے دوری اختیار کرنے والا ہو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب ، باب فی تنزیل الناس منازلھم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ تو ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز کی بڑی خوبی یہی سمجھی جائے گی کہ جس غرض کے پورا کرنے کے لئے وہ وضع کی گئی ہے اس غرض کو بوجہ احسن پوری کر سکے مثلاً اگر کسی بیل کو قلبہ رانی کے لئے خریدا گیا ہے تو اس بیل کی یہی خوبی دیکھی جائے گی کہ وہ بیل قلبہ رانی کے کام کو بوجہ احسن ادا کر سکے۔ اسی طرح ظاہر ہے کہ اصلی غرض آسمانی کتاب کی یہی ہونی چاہئے کہ اپنے پیروی کرنے والے کو اپنی تعلیم اور تاثیر اور قوت اصلاح اور اپنی روحانی خاصیت سے ہر ایک گناہ اور گندی زندگی سے چھڑا کر ایک پاک زندگی عطا فرما دے اور پھر پاک کرنے کے بعد خدا کی شناخت کے لئے ایک کامل بصیرت عطا کرے اور اس ذات بے مثل کے ساتھ جو تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہے محبت اور عشق کا تعلق بخشے کیونکہ درحقیقت یہی محبت نجات کی جڑ ہے اور یہی وہ بہشت ہے جس میں داخل ہونے کے بعد تمام کوفت اور تلخی اور رنج وعذاب دور ہو جاتا ہے اور بلا شبہ زندہ اور کامل کتاب الہامی وہی ہے جو طالب خدا کو اس مقصود تک پہنچا دے اور اس کو سفلی زندگی سے نجات دے کر اس محبوب حقیقی سے ملا دے جس کا وصال عین نجات ہے اور تمام شکوک وشبہات سے مخلصی بخش کر ایسی کامل معرفت اس کو عطا کرے کہ گویا وہ اپنے خدا کو دیکھ لے اور خدا کے ساتھ ایسے مستحکم تعلقات اس کو بخش دے کہ وہ خدا کا وفادار بندہ بن جائے اور خدا اس پر ایسا لطف واحسان کرے کہ اپنی انواع واقسام کی نصرت اور مدد اور حمایت سے اس میں اور اس کے غیر میں فرق کر کے دکھلائے اور اپنی معرفت کے دروازے اس پر کھول دے (۔) میں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے اس کے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور وہ خدا جو نہایت نہاں در نہاں ہے اس کی پیروی سے آخر کار اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے۔

(چشمہ معرفت ۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 305-307)

ہفتہ وقف جدید

احباب جماعت میں وقف جدید کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے تمام جماعتوں کو ہفتہ وقف جدید مورخہ 17 تا 24 فروری 2012ء برائے مساعی خاص وقف جدید اہتمام کرنے کی درخواست ہے۔

☆ وقف جدید کے چندے حسب ذیل ہیں۔

1۔ بالغان (لجنہ۔خدام۔انصار)
2۔ دفتر اطفال (اطفال ۔ ناصرات اور سات سال سے کم عمر کے بچے/بچیاں)
3۔ امداد مراکز نگر پارکر

☆ وعدوں کے حصول کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری امور مدنظر رہیں۔

1۔ اس ہفتہ میں وعدہ جات کے حصول کا کام مکمل کر کے وعدہ جات مرکز بھجوائیں اور نقل اپنے پاس ضرور رکھیں۔

2۔ جماعت کے ہر فرد کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق شامل کریں احباب کی مالی وسعت کا اندازہ کر کے اسی قدر تحریک کریں۔ پھر احباب شرح صدر اور دلی بشاشت کے ساتھ جو وعدہ لکھوائیں اسے شکریہ کے ساتھ نوٹ فرمالیں۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر سال قدم آگے بڑھتا ہے۔ ہر سال وعدہ گزشتہ سال کی ادائیگی سے زیادہ ہونا چاہئے۔ جماعت کی یہی روایت ہے۔

4۔ ایسے احباب جن کی استطاعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے معاون خاص بننے کی ہو ان کی استطاعت کے مطابق انہیں معاون خاص بننے کی تحریک کریں گو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد دے کر معاونین خاص صف اول میں شمولیت تو ہو جاتی ہے لیکن اگر استطاعت پانچ، دس ہزار یا اس سے زیادہ کی ہو تو استطاعت کے مطابق قربانی زیادہ خیر وبرکت کا موجب ہوتی ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

17 فروری 2012ء

5:10 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	جاپانی سروس
5:45 am	گفتگو پروگرام
6:10 am	لقاء مع العرب
7:30 am	ترجمۃ القرآن
8:55 am	روحانی خزائن کوئز
9:50 am	مجلس انصاراللہ یوکے اجتماع
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	گفتگو پروگرام
12:10 pm	گلشن وقف نو
1:20 pm	سرائیکی سروس
2:15 pm	راہ ھدیٰ
3:55 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	سپاٹ لائیٹ
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:10 pm	درس حدیث
7:25 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	ریئل ٹاک
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء
11:00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع

18 فروری 2012ء

12:40 am	یسرنا القرآن
1:15 am	فقہی مسائل
1:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء
3:00 am	ان سائیٹ
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:10 am	لقاء مع العرب
7:15 am	فقہی مسائل
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء
8:55 am	سیرت صحابیات ﷺ
9:25 am	راہ ہدیٰ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
11:50 am	الترتیل
12:20 pm	جلسہ سالانہ قادیان
1:25 pm	سوال وجواب
2:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء
3:55 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	سٹوری ٹائم ۔بچوں کے لئے دینی کہانیاں
5:30 pm	پاکستان کے خوبصورت نظارے
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	راہ ہدیٰ LIVE
11:00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	گلشن وقف نو

19 فروری 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	انتخاب سخن
3:10 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء
6:25 am	تلاوت قرآن کریم
6:55 am	لقاء مع العرب
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء
9:15 am	سٹوری ٹائم ۔بچوں کیلئے دینی کہانیاں
9:35 am	یسرنا القرآن
10:00 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:20 am	یسرنا القرآن
11:50 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سپینش سروس
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 pm	سٹوری ٹائم ۔بچوں کیلئے دینی کہانیاں
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں

باقی صفحہ 8 پر

''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی''

(انتخاب از منظوم کلام حضرت مسیح موعود)

وحیٔ حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار
کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانہ میں نظیر
فوق عادت ہے کہ سمجھا جائے گا روز شمار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غم کدے ہو جائیں گے عشرت کدے
شادیاں کرتے تھے جو پیٹیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہوجائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہوجائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں اُن کا شمار
پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں
اُن کو جو جھکتے ہیں اس درگہ پہ ہو کر خاکسار
یہ خوشی کی بات ہے سب کام اُس کے ہاتھ ہے
وہ جو ہے دھیما غضب میں اور ہے آمرزگار
کب یہ ہوگا ؟ یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہوں گے ایّام بہار
''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی''
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار
یاد کر فرقاں سے لفظِ زُلْزِلَتْ زِلْزَالَهَا
ایک دن ہوگا وہی جو غیب سے پایا قرار
سخت ماتم کے وہ دن ہوں گے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دن ہوں گے نیکوں کے لئے شیریں ثمار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار
انبیاء سے بغض بھی اے غافلو اچھا نہیں
دُور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں کی کچھار

(درثمین)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

نظارت رشتہ ناطہ

رشتہ ناطہ کی مشکلات کیسے حل ہوں

قرآنی تعلیمات کے تابع نظام جماعت آپ کی مدد کرتا ہے

جماعت احمدیہ کی بنیاد آج سے 123 سال قبل الٰہی اذن کے تحت رکھی گئی۔ حضرت مسیح موعود نے احمدی مخلصین کی سماجی معاشرتی ضرورتوں کا بھی اسی طرح فکر دامنگیر رکھا جس طرح ان کی روحانی اخلاقی تربیت وترقی پر ہمہ وقت توجہ رکھی۔ ابتداء میں جماعت کا دائرہ بہت محدود تھا اور رشتہ ناطہ کے مسائل میں احمدی مخلصین کو بہت مشکلات پیش آنے لگیں۔ اس کا ایک حل یہ مناسب سمجھا گیا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی ذاتی تحویل میں ایک رجسٹر تیار کر رکھا تھا۔ جس میں مناسب رشتوں کا اندراج ہوتا اور رشتوں کے ضرورت منداحباب کو ضروری کوائف و معلومات مہیا کر دی جاتیں۔ حضرت مسیح موعود کے اس مفید و مبارک عمل کو جماعت ہمیشہ کسی نہ کسی شکل میں زندہ رکھا گیا اور اب تو باقاعدہ رشتہ ناطہ کی نظارت مرکز میں قائم ہے اور احباب جماعت کو رشتوں کے بارے سہولتیں مہیا کرتی ہے۔

موجودہ نظام

ابتداء میں جماعت کا دائرہ محدود ہونے کے باعث اگر رشتہ کی مشکلات تھیں تو اب جب کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 200 ملکوں میں قائم ہو چکی ہے۔ تو جماعت کا دائرہ غیر معمولی وسیع ہو جانے کے باعث نئی مشکلات رشتہ ناطہ کے حوالے سے آ رہی ہیں چنانچہ نئے تقاضوں کے پیش نظر 1997ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے انٹرنیشنل شوریٰ لندن کے موقع پر رشتہ ناطہ سے متعلق امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی ضروری نصائح اور اہم ارشادات سے نوازا اور رشتہ ناطہ کے انتظامی ڈھانچہ میں بنیادی اہم تبدیلیوں کے احکام جاری فرمائے۔ پیارے امام کے یہ اہم ارشادات پاکستان اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کو عمل درآمد کے لئے ایک عرصہ قبل بھجوا دئے گئے تھے۔ ایک بنیادی تبدیلی یہ فرمائی گئی کہ پہلے جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کا باقاعدہ انتخاب ہوا کرتا تھا۔ لیکن آئندہ کے لئے ہدایت فرمائی گئی کہ ہر ضلع کے امیر اپنی ذاتی صوابدید کے تحت حسب ضرورت و حالات سیکرٹری رشتہ ناطہ خود نامزد کریں گے۔ ضلع کی وسعت اور حالات کے مطابق ایک سے زیادہ بھی جس قدر سیکرٹریوں کی امیر ضلع ضرورت محسوس کریں۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ خود مقرر کرلیں البتہ یہ ضرور پیش نظر رہے کہ ایسے افراد نامزد کئے جائیں جو رشتہ ناطہ کے مسائل کو بخوبی سمجھتے ہوں اور پوری ذمہ داری کے ساتھ اس نازک اور اہم فریضہ کو بجالانے کی اہلیت اور درد رکھتے ہوں اور احمدی احباب کے مسائل اور مشکلات کو خود اپنے مسائل تصور کر کے فیض رسانی کریں۔ ایسے نامزد سیکرٹریوں کو پھر یہ بھی ہدایت فرمائی کہ مقامی طور پر اپنے اپنے حلقہ کے ایسے افراد اور گھرانوں کے کوائف مرتب کریں۔ جہاں رشتوں کی ضرورت درپیش ہے اور پورا ریکارڈ تیار کریں یہ ریکارڈ ان کے پاس جماعتی امانت ہوگی۔ اس کی مناسب حفاظت اور راز داری والا پہلو ہر لحاظ سے پیش نظر رکھنا ہوگا۔ اس ریکارڈ کی ضلع کے لیول پر مجموعی نقل مرکز میں شعبہ رشتہ ناطہ کو ارسال کرنا امیر ضلع کی ذمہ داری ہوگی۔ ایک نہایت اہم ہدایت پیارے امام نے یہ بھی فرمائی۔ کہ رشتہ ناطہ کے پورے نظام کا عمل ضرورت مند احمدی احباب کے لئے محض معلومات کی حد تک ہوگا اور کسی رشتہ کے طے کرنا اور حتمی فیصلہ کرنا صرف اور صرف فریقین کی اپنی ذمہ داری ہوگی۔ جماعتی نظام صرف ابتدائی معلومات کسی رشتہ کے بارہ میں فراہم کرے گا۔ اس کی تحقیق اور اس کے حق میں فیصلہ کرنا یہ دونوں فریقوں کا دائرہ اختیار ہے۔ نظام کی ذمہ داری ہرگز نہ ہوگی۔

مشکلات کا جائزہ

نظام والے حصہ کا محض اوپر پیش کرنے کے بعد اب رشتہ ناطہ کی راہ میں ان مشکلات کا مختصر جائزہ لینا ضروری ہے۔ جو احمدی معاشرہ میں اس وقت درپیش ہیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی وسعت کے باعث رشتوں کے انتخاب کا دائرہ کسی ایک علاقہ قوم یا طبقہ میں محدود نہیں رہا اور عالمگیر وسعت کے پیش نظر نت نئے تقاضے سامنے آ رہے ہیں۔ اس لئے رشتوں کی تلاش، پسند، فیصلوں اور عملدرآمد کے بارے میں احباب جماعت میں پوری آگاہی اور صحیح شعور کی اشد ضرورت ہے۔ چند امور اس بارہ میں درج ذیل ہیں۔

رشتہ بیٹی کا پیش نظر ہو یا بیٹے یا کسی اور عزیز کا۔ ہر صورت میں ماں باپ اور گارڈین احباب کی یہ پہلی اور بنیادی ذمہ داری ہے کہ رشتہ کے مسئلہ کا انتہائی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ آغاز کریں۔ جماعت کے ماحول میں اکثر و بیشتر احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کا غیر معمولی چسکا اور تجربہ رکھتے ہیں اور ہر قدم اور ہر لحہ دعاؤں سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود دعا کی اہمیت اور افادیت اس امر کی متقاضی ہے اور بعض شاذ مثالوں میں مشاہدہ بھی احساس دلاتا ہے کہ دعا کے مضمون کو بار بار احباب کے ذہن نشین کروایا جائے۔ بعض اوقات رشتہ آناً فاناً طے کر کے جملہ مراحل کی تکمیل کر دی جاتی ہے اور دعا والے پہلو کو کلیۃً نظر انداز کیا جارہا ہوتا ہے۔ ایسی مثالوں میں بالعموم فریقین یا ایک فریق کو جب تلخ حالات سے واسطہ پڑتا ہے۔ تو دعا کا شدت سے احساس ہوتا ہے لیکن احتیاط والا وقت تو ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے۔ گو یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعائیں اوّل و آخر ضرور اہمیت رکھتی ہیں۔ اور دعا سے کئی دروازے تلافی اور تدراک کے کھل جاتے ہیں۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ جذباتی فیصلوں کی بجائے دعا اور عاجزانہ دعا کے سائے میں فیصلے ہوں۔ پھر جو مرضی مولا کی اس پر انسان صبر وشکر کرے لیکن دعائیں نہ کرنے کا غم اور صدمہ تو نہ ہوگا۔

اولاد کی تربیت اور دیگر اہم معاملات میں دعا کی اہمیت کی ایک نہایت عمدہ اور ایمان افروز مثال یہ ہے کہ آج جو والدین کے مرتبہ پر ہیں اور بعض حالات میں وہ اولاد کے لئے دعاؤں میں کوتاہی یا غفلت کا شکار ہیں۔ وہ خود یا جب تین چار سال کی عمر میں تھے۔ اور اپنی توتلی زبان سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا شروع کر چکے تھے کہ ”اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنادے۔“ تین چار سال کی عمر میں معصوم بچہ آئندہ اپنی اولاد کے لئے دعا کرے۔ مگر جب صاحب اولاد ہو۔ تو دعاؤں سے غافل ہو کر رہ جائے۔ ایسا امر ذی شعور والد، والدہ سے بظاہر ممکن نہیں بنتا۔ لیکن بلاشبہ بعض جگہ والد یا والدہ اپنے بچپن کے زمانہ سے شروع کی گئی دعاؤں کے تسلسل کا انقطاع کئے نظر آتے ہیں۔ جبکہ احمدی معاشرہ میں ایسی کوئی مثال ہرگز نہ ہونی چاہئے۔ خصوصاً رشتہ ناطہ جیسے اہم اور نازک مسئلہ میں دعاؤں کے بغیر قدم رکھنا اور قدم بڑھانا کسی صورت میں احمدی ماں باپ کی شان کے شایان نہیں ہوسکتا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ بیٹے اور خصوصاً بیٹی کا رشتہ وقتی یا عارضی رشتے کے طور پر طے نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیک اور عاجزانہ تمناؤں کے ساتھ زندگی بھر کے لئے رشتہ مقصود ہوتا ہے۔ لیکن زندگی بھر کے لئے فیصلہ محض وقتی سوچوں اور جذباتی کیفیتوں کے تابع کرنا ماں باپ کا اولاد کی خیر خواہی نہیں واضح اور بلاشبہ ظلم ہے۔ ایسے ماں باپ اپنی اولاد کے ہمدرد نہیں کہلا سکتے اور ایسے فیصلے بعض اوقات اولاد کو ساری زندگی ابتلاؤں اور دکھوں کا اسیر بنا دیتے ہیں۔ پس رشتہ ناطہ کے مسائل کو راہ راست پر لانے اور بہتر انداز پر طے کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ خود ماں باپ اور بیٹا بیٹی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اس اہم ذمہ داری کی ادائیگی کا آغاز کریں۔ خدا تعالیٰ سے رہنمائی مانگیں۔ خدا تعالیٰ سے حفاظت کے طالب ہوں۔ خدا تعالیٰ کی خوشی اور رضا کو مقدم جانیں اور زندگی بھر اپنے رحیم و کریم خدا کے وفادار رہیں۔ ان دعاؤں کے ساتھ رشتے جو طے کئے جائیں گے۔ یقین اور وثوق سے کہا جاسکتا ہے اور وہ ہر جہت اور ہر مرحلہ پر بابرکت ثابت ہوں گے۔

سوچ کا اعتدال

عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ رشتہ طے کرنے کا دوسرا مرحلہ انسانی سوچ کا معتدل اور درست ہونا ہے۔ خدا اور خدا کے رسولؐ نے اس بارہ میں جو رہنمائی فرمائی ہے۔ اس کے لئے بنیادی امر رشتہ کا دیندار ہونا ہے اور دین کی شرط کے ساتھ ”کفو“ کا پہلو لازمی اور آئندہ زندگی کے لئے مفید اور مد ہے۔ دین کی شرط اپنے اندر دوہرا مفہوم رکھتی ہے۔ یعنی فریقین میں دینی پہلو سے اختلاف ہو تو ساری زندگی دونوں کے لئے ایک کڑے امتحان سے کم نہیں اور اگر دینی اختلاف تو نہیں لیکن کسی فریق میں دینی پہلو واضح طور پر کمزور ہے تو پھر بھی نتیجتاً یہ کمزوری آئندہ چل کر بہت تلخ شکل اختیار کرسکتی ہے۔ اس لئے رسول خدا ﷺ کا واضح فرمان یہ ہے کہ رشتہ کا فیصلہ دین کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔ جبکہ اکثر لوگ کسی خاندان کی ظاہری شان وشوکت یا مال وحسن و جمال کو نادانی سے اپنے فیصلہ کی بنیاد بناتے ہیں جس کے ناگوار اثرات آئندہ نسل تک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتے ہیں۔ پس والدین کے لئے یہ لازمی امر ہے کہ رشتہ کی تلاش اور رشتہ کے فیصلہ میں دین کی شرط کو پوری اہمیت دیں۔ جن گھرانوں میں ماں باپ کی سوچ دنیا دارانہ ہو وہاں اولاد کی سوچوں پر بھی ماں باپ کی چھاپ لازمی نتیجہ ہے۔ ایسے گھرانوں کی انتخاب اور پسند کے پیمانے دنیا کے تابع ہونے کے باعث فیصلے درست نہیں ہو پاتے۔ دنیا داری کے نظائر خاندان خاندان میں جدا اور مختلف ہوسکتے ہیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دنیا دارانہ سوچ والے ماں باپ اور اولاد کے انتخاب کی حدیں کہیں ہاتھ نہیں آتیں ایک کے بعد دوسرے رشتہ کی تلاش رہتی ہے اور اس انتظار میں فیصلے کا مرحلہ دور سے دور تر ہٹتا رہتا ہے۔ ادھر وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ خصوصاً لڑکیوں کی عمر ایک ایک دن کی غیر محدود تلاش اور انتظار میں ڈھلنا شروع ہو جاتی ہے۔ ماں باپ کی دنیا طلبی کی ہوس لامتناہی بنتی جاتی ہے۔ رشتے آتے ہیں اور انکار پہ انکار کا سلسلہ چلتا رہتا ہے اور ماں باپ کی یہی غلط سوچ اور دنیا طلبی کی ناجائز راہ بالآخر ئی

پیچیدہ مسائل کو جنم دیتی ہے۔کبھی اولاد اس انتظار میں بے راہ ہو جاتی ہے۔کبھی معاشرہ میں خاندان کی دنیا طلبی ضرب المثل بن جاتی ہے اور شریف گھرانے قریب نہیں پھٹکتے۔کہیں شادی کی معروف اور موزوں عمر متجاوز ہو جاتی ہے اور پھر آخر بے وقت کا فیصلہ وقت کے بے رحم شکنجوں میں بادل نخواستہ اور مجبوری کے عالم میں کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھیانک منزل اس لئے انجام کار پیش کار آتی ہے کہ دنیا دارانہ سوچ اور لالچ نے وقت پر فیصلہ نہ کرنے دیا۔طلب کے دائرے پھیلتے گئے۔دین اور اعتدال کا دامن شروع سے تھاما ہی نہ تھا اور انجام کار فیصلہ اس وقت کرنا پڑا۔ جبکہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ ایسے ماں باپ کیونکر اولاد کے شفیق اور خیرخواہ قرار دئے جا سکتے ہیں۔ گو بظاہر وہ اپنی اولاد کے لئے شفقت اور خیر خواہی کا لبادہ اوڑھ کر ہی دنیاوی پیمانوں کو اپناتے اور دنیاوی لحاظ سے خوب سے خوب تر کے متلاشی اور منتظر رہے۔لیکن اگر گہرائی میں اتر کر سوچا جائے۔تو ایسے ماں باپ ہرگز اولاد کے خیر خواہ نہیں جو مال و منال کے حصول کے لئے اپنی اولاد کی قربانی دینے کے مجرم نکلے۔ پس رشتہ ناطہ کی بہت سی مشکلات کو دعوت دینے میں ماں باپ کی غلط سوچ اور دنیا طلبی کی ظالم حس کا گہرا دخل ہے۔ اس لئے اگر سوچ درست رکھی جائے اور دین کے پہلو کو ہر حالت میں مقدم اور فیصلہ کن مانا جائے تو بہت سی پیچیدگیوں سے ماں باپ، ان کی اولاد اور آئندہ نسلیں بچائی جاسکتی ہیں۔ دین کی شرط کے ساتھ ساتھ ''کفو'' والا پہلو بھی رشتوں کی تلاش اور فیصلوں کے وقت پیش نظر رکھنے سے کئی طرح کی مشکلات اور بدعواقب سے بچا جاسکتا ہے۔کفو میں بھی سرفہرست تو دینی پلڑوں کا متوازن ہونا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ فریقین میں بود و باش کے معیار، علمی تناسب، عمر، قد، شکل وصورت وغیرہ امور میں بھی جہاں تک باہمی مناسبت اور موزونیت ہو۔وہ آئندہ زندگی میں یکجہتی اور باہمی اتفاق واتحاد کے لئے بنیاد بن سکتی ہے۔گو کہ ان میں کسی پہلو کی کمی بیشی رشتہ کے لئے فیصلہ کن نہیں قرار دی جاسکتی کیونکہ نہ تو یہ ممکن ہے کہ دونوں فریق صد فیصد ہمہ جہت برابر ہوں اور نہ ہی یہ جائز قرار دیا جاسکتا ہے کہ کفو کے ظاہری پہلوؤں میں سے کسی ایک پہلو کی کمی رشتہ کے رد کی بنیاد سمجھی جائے بلکہ مراد کفو سے یہ ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو باہمی ہم پلہ جوڑا ہو۔تو زندگی کی منازل عمدہ رفاقت سے طے ہوتی ہیں۔

کفو کی حکمتیں

''کفو'' کی شرط میں بہت سی حکمتیں اور سبق ہیں۔بعض طبائع کو اگر کسی بھی پہلو سے کچھ تفوق یا بہتر درجہ حاصل ہو۔تو اسے خدا تعالیٰ کا احسان یقین کرنے اور عجز وشکر کی بجائے بڑائی اور فخر وکبر کی سوچ غالب آجاتی ہے۔ایسے افراد کے لئے معروف محاورہ صادق آتا ہے کہ

''ہم چو ما دیگرے نیست''

یعنی ہم جیسا بھلا کون ہو سکتا ہے۔ایسی سوچ رکھنے والوں کو کفو کی شرط کے تحت احساس دلایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق رنگا رنگ کی اور لاتعداد صلاحیتیں اور خوبیاں رکھنے والی ہے۔اگر ایک شخص کو کسی ایک دو پہلوؤں سے تفوق حاصل ہے تو بلاشبہ لاتعداد ایسے افراد بھی معاشرہ میں ہیں جو بعض دوسرے پہلوؤں سے قدرت ایزدی نے نواز رکھے ہیں۔اور جب انسان کفو کی سوچ کے تابع جائزہ لے تو مناسب کفو نایاب ہرگز نہیں۔ پس کفو کی سوچ کے ساتھ ماحول کا جائزہ لینا خود انسان کے اپنے لئے فلاح وبرکت کا باعث ہے۔ اور انسان کے بے جا طور پر کبر وانانیت کے مظاہرہ میں مؤثر روک ہے۔ بشرطیکہ انسان ٹھنڈے دل سے غور کر سکے۔کفو کا اقرار یقیناً انسان کو بلاشبہ اپنی اوقات کے اندر رکھنے کا یقینی اہتمام ہے۔

کفو کا وسیع دائرہ

''کفو'' کا جذبہ صرف رشتہ کی تلاش کے وقت ہی ضروری نہیں۔ بلکہ کفو کی سوچ کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنانا خاص طور پر اہلی زندگی کو کامیاب بنانے میں گہرا دخل رکھتا ہے۔ کیونکہ میاں بیوی میں کفو کا احساس کسی بھی فریق کو اعتدال سے دائیں بائیں ہٹنے نہیں دیتا۔فریقین میں اختلاف اور پھر تلخی وکشیدگی بالعموم کسی ایک فریق کے دوسرے فریق کو نظر انداز کرنے یا فروتر سمجھنے سے بڑھتی ہے۔ اگر دونوں فریق کو ایک دوسرے کے جذبات، حقوق اور مفادات کا برابر کا احساس رہے تو باہمی موافقت کی فضا قائم رہتی ہے اور حقوق پامال نہیں ہوتے۔ بلاشبہ میاں بیوی زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ دونوں کی چال ڈھال میں مطابقت اور موافقت سے گاڑی راہ راست اور راہ اعتدال پہ رہتی ہے اور کفو میں یہی وہ سبق ہے جو زندگی بھر ایک ماٹو کے طور پر فریقین کو اپنائے رکھنا چاہئے۔ کہ کفو اس ترازو کا نام ہے۔ جس کے دونوں پلڑے برابر ہیں اور ہمیشہ برابر رہنا چاہئیں۔ تاکہ زندگی فریقین کے لئے معتدل رہے۔

کفو کی شرط کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ دونوں فریق میں سوچ وفکر اور دل ودماغ کے لحاظ سے ممکنہ یکجہتی اور ہم آہنگی ہو۔عملی زندگی میں میاں بیوی ایک دوسرے کے مشیر اور معاون ہوتے ہیں بارہا ایسے مراحل سے واسطہ پڑتا ہے کہ جہاں صحیح فیصلہ کرنا ایک فریق کے لئے مشکل ہو سکتا ہے اور دوسرا فریق اگر ایسے موقع پر معین ومددگار کے طور پر حق رفاقت ادا کرنے کا اہل ہو تو بعینہٖ یہی ایک غرض کفو کی شرط میں مضمر ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو بخوبی سمجھتے ہوں۔ دونوں کی سوچ ایک ہو دونوں کے فیصلے متفقہ ہوں۔ دونوں اپنی ذمہ داریوں کا بوجھ برابر اٹھانے والے ہوں۔تو یہ کفو کی روح پوری ہونے کے مناظر ہیں اور زندگی آسان اور کامیاب شکل والی ٹھہرے گی۔ پس رشتوں کی تلاش اور فیصلوں کے وقت کفو والے پہلو کو پیش نظر رکھنا بہت سی حکمتوں اور برکتوں پر منتج ہوگا اور انسانی تجربہ اور مشاہدہ بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ جہاں میاں بیوی کے درمیان مفاہمت اور موافقت ہو۔ وہاں اس جوڑے کی زندگی تو لازماً خوش گوار ہوتی ہے لیکن آئندہ نسل بھی عمدہ صلاحیتوں اور فطری جوہروں کی حامل ہوتی ہے۔ کیونکہ جس گھریلو ماحول میں انہیں پرورش اور تربیت نصیب ہوئی۔ وہاں باہمی سوچوں اور عملی زندگی میں توازن اور اعتدال کی فضا تھی اور کفو کی شرط کے مفید اثرات تھے۔ اور نتیجتاً اگلی نسل بھی عملی زندگی میں قدم رکھتے وقت اپنی عمدہ تربیت سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ اور پھر آگے ان کی نسل کو بھی یہ برکت ودیعت ہوتی جاتی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خاوند اور بیوی کے درمیان خاوند کو بعض جہتوں سے اس بناء پر فوقیت دی گئی ہے۔ کہ دونوں کے درمیان ایک فائنل اور فیصلہ کن اتھارٹی ٹھہرے اس غرض سے مرد کو قوام قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی کے تحت مرد کو ایک لحاظ سے مجازی خدا ٹھہرایا گیا۔لیکن اس کے مجازی ہونے کا بڑا ثبوت ہی اس کا کفو ہے۔ جب تک کفو ہے۔ اس کی مجازی فوقیت قائم ہے۔ کفو نہ ہو تو مجازی خدائی بھی ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ پس کفو کا لازمہ مرد کو اعتدال اور ایک دائرے کے اندر رکھنے کے لئے ہے۔ بغیر کفو کے صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔ باقی ہر انسان ایک دوسرے کا محتاج اور کفو کا متقاضی ہے اور میاں بیوی کے رشتہ میں کفو کی شرط عائد کر کے انسانی زندگی میں حقیقی توحید کی روح قائم کی گئی ہے اور دونوں کو یہ احساس دلانا مطلوب ہے کہ کوئی بھی خدا بننے کی کوشش نہ کرے۔ کیونکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی ہی ایسی ہے جس کو کفو کی ضرورت نہیں۔ اور کوئی اس کا کفو نہیں۔ میاں بیوی کے رشتہ میں کفو تسلیم نہ کرنے سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور خصوصاً موزوں رشتہ کی تلاش میں کفو کی شرط کو نظر انداز کرنے سے کئی قسم کے مسائل ابھرتے ہیں۔ انتخاب اور فیصلوں کے مراحل دور ہٹتے جاتے ہیں اور غیر معمولی تاخیر سے ماحول میں بگاڑ کی شکلیں سر پر منڈلانے لگتی ہیں۔ ایسے موقع پر کفو کی ہدایت پر عمل کرنے میں ہی سلامتی اور کامیابی ہے۔

کفو کی شرط کو نظر انداز کرنے کی عملاً دو صورتیں ممکن ہیں۔

(الف) اپنی حیثیت و اوقات سے بالا سطح کے رشتہ کی طلب رکھنا۔

(ب) اپنی حیثیت سے کم تر رشتہ کو قبول کرنا۔

پہلی صورت میں خواہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ اپنی حیثیت سے بالا رشتہ مل بھی جائے تو مشرقی معاشرہ میں ساری زندگی احساس کمتری ایک ابتلاء کی شکل میں درپیش رہتا ہے اور فریق ثانی اپنی فوقیت کے خول سے زندگی بھر باہر نہیں نکلتا۔

ہاں اپنی حیثیت سے کم تر رشتہ قبول کرنا بلاشبہ وسیع ظرف کی علامت ہے یہ لیکن اس صورت میں ہی قابل تعریف ٹھہرتا ہے کہ کم تر فریق کے جذبات اور عزت نفس کا سدا پاس رکھا جائے اور اسے کفو کے درجہ پر رکھا اور تسلیم کیا جائے۔ خلاصہ یہ کہ شریعت کی ہدایت بابت کفو اپنے اندر بہت حکمتیں رکھتی ہے۔ اور اس کی پابندی میں بہتری اور بھلائی ہی بھلائی ہے۔

قول سدید

رشتہ ناطہ کے معاملات میں ایک اور امر کا بہت وسیع اور گہرا دخل ہے اور وہ قول سدید کا حکم ہے یہاں قول سدید سے مراد یہ ہے کہ فریقین رشتہ کا معاملہ طے کرتے وقت اور پھر رشتوں کے تقاضے نبھاتے وقت ہمیشہ قول سدید کے ارشاد خداوندی کو پیش نظر رکھ کر اس کے پابند رہیں۔ صاف اور سیدھی بات کہیں حق گوئی کو اپنا شعور بنائیں اور لفظی ہیرا پھیری سے کلی دور رہیں۔ جماعت احمدیہ کے ماحول سے باہر کی فضا پر روزمرہ کے اخبارات گواہ ہیں کہ زندگی کے ہر میدان میں قول سدید سے انحراف اور جھوٹ کا دور دورہ ہے۔ جب رشتہ طے کیا جا رہا ہو یا کوئی اور معاملہ درپیش ہو تو کوئی فریق حقیقت کو چھپا کر دوسرے فریق سے کوئی وقتی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ تجارتی معاملات کی نوعیت تو اب جھوٹ اور مکاری سے بری طرح پامال ہو چکی ہے اور بدنتائج وعواقب کو روزمرہ مشاہدہ کر کے بھی کسی کو قول سدید کی طرف رجوع کی توفیق نہیں مل رہی۔

جماعت احمدیہ کے ماحول میں شاذ سہی لیکن جہاں اور جس مرحلہ پر بھی قول سدید کے ارشاد خداوندی کو کسی فریق نے نظر انداز کیا۔ وہیں فتنوں اور فسادوں کے دریچے کھل گئے۔ قول سدید کی اہمیت کو پوری طرح سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اولاً یہ دیکھا جائے کہ کسی رشتہ کے طے کرتے وقت کوئی فریق قول سدید کی اہمیت کو نظر انداز کرنے کے لئے کیونکر آمادہ ہو جاتا ہے۔ رشتے کے کوائف حقیقت کے برعکس بیان کرنے میں کیا فائدہ مقصود ہے اور کیا وہ فائدہ ایسا وزنی یا وقیع ہو سکتا ہے کہ جس کی خاطر ایک فریق قول سدید سے انحراف کرے۔

امر ~~واقعہ یہ ہے کہ قول سدید~~ کو ترک کرنے کا

نام سادہ لفظوں میں غلط بیانی بلکہ جھوٹ ہی ٹھہرتا ہے۔اب جھوٹ کا سہارا لے کر کوئی کب تک اپنی مرادیں حاصل کر سکتا ہے۔رشتہ طے کرتے وقت عمر، تعلیم، آمدنی، جائیداد وغیرہ کے بارہ میں حقیقت کا اظہار بعض وقت اس وجہ سے ایک فریق کے لئے دوبھر ہوتا ہے کہ اگر حقیقت بیان کر دی۔ تو مبادا رشتہ ہاتھ سے نکل جائے لیکن قول سدید کو ترک کر کے جو رشتہ طے ہو جائے۔ وہ کب تک اصل حقائق پر پردہ ڈال کر بچایا جا سکتا ہے۔ حقیقت تو بہرصورت ظاہر ہو کر رہتی ہے اور جب حقیقت سامنے آئے تو جو تلخی اور بے اعتمادی کی فضا ابھرتی ہے وہ قول سدید ترک کرنے والے فریق کی زندگی کو دکھ اور اذیت سے بھر دیتی ہے۔ ہزار معذرتیں اور تدارک سوچیں۔ باہمی تعلقات کو جو ٹھیس پہنچ گئی اس کا مداوہ ہاتھ نہیں آتا۔ یہ بھیانک نتیجہ صرف اس لئے دیکھنا پڑا کہ الٰہی فرمان کو نظرانداز کر کے غلط بیانی اور جھوٹ کا سہارا لیا گیا۔ باہمی رشتوں کے طے کرتے وقت قول سدید کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ رشتے کے معاملے میں کوئی وقتی لین دین یا خرید وفروخت نہیں بلکہ یہ زندگی بھر کا معاملہ ہے اور رشتہ تکمیل کو پہنچ جانے کے بعد بھی قول سدید ساری زندگی کے لئے رہنما اصول ہے جس کی پابندی اشد ضروری ہے۔ میاں بیوی کا رشتہ خالصتاً باہمی اعتماد کا رشتہ ہے اور اعتماد اور جھوٹ دو صریحاً متضاد کیفیتیں ہیں اور اکٹھی نہیں چل سکتیں۔ پس خواہ رشتہ طے کرتے وقت کوئی فریق قول سدید کرے یا رشتہ نبھاتے وقت اس کو نظرانداز کرے۔ ہر دو صورتیں نتائج کے لحاظ سے مشکلات کو جنم دیتی ہیں اور جن گھرانوں میں قول سدید کی عادت نہیں انہیں اپنی مشکلات پہ واویلا کرنے کی بجائے اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ سچائی اور حقیقت کو لازمی اپنائیں پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی ان کے لئے آسانیاں میسر آئیں گی اور ارشاد خداوندی کے مطابق تو قول سدید انسان کی کمزوریوں اور خامیوں کی اصلاح کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ گویا خامی یا نقص کو غلط بیانی کے پردوں میں چھپانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی مریض اپنی بیماری کی کیفیت کو حکیم یا ڈاکٹر سے چھپانے کی کوشش کرے۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسے مریض کو صحت نصیب نہیں ہو سکتی۔ ارشاد خداوندی کے مطابق قول سدید اگر انسان اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے اعمال کی اصلاح اور گناہوں کی بخشش کا یہ اظہار یقینی ذریعہ بن جاتا ہے۔ خلاصہ یہ ٹھہرا کہ جس خامی یا نقص کو چھپانے کی خاطر قول سدید ترک کیا اور جھوٹ کو اپنایا۔ اسی خامی اور نقص کی اصلاح اور تدارک قول سدید کے طفیل اللہ تعالیٰ فرما دیتا ہے۔ پس یہ فیصلہ کرنا خود انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ جھوٹ کے پردے میں خامی اور نقص کو پالنا چاہتا ہے یا سچائی کو اختیار کر کے ہمیشہ کے لئے اس خامی یا نقص سے پاک زندگی بنانا چاہتا ہے۔ اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے کیا ہی اچھا ہو کہ رشتوں کی مشکلات سے چھٹکارا پانے کے لئے ہر حالت میں اور ہر قیمت پر قول سدید کو اپنایا جائے کہ انسانی اخلاق اور کردار کی عظمت اسی میں ہے اور امن سلامتی کا یقینی حربہ یہی ہے۔ رشتوں کا فیصلہ کرنے والے ماں باپ بھی قول سدید کو اپنا اصول ٹھہرائیں اور اپنی اولاد کو بھی اس کا پابند بنائیں تو بہت سی مشکلات ازخود رفع ہو جائیں گی۔ قول سدید سے انحراف کے پس پردہ انسان کی یہ بزدلی اور کمزوری کارفرما ہوتی ہے کہ حقیقت کے اظہار سے کام بگڑ سکتا ہے یا فریق ثانی ناراض ہو سکتا ہے لیکن ایسی صورت حال پیش آنے پر انسان اخلاقی جرأت اور ایمانی طاقت سے کام لے اور سچائی کا دامن تھامے تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف ہونا چاہئے نہ کہ انسان کی ناراضگی کا اور اگر اللہ تعالیٰ کو راضی رکھا جائے تو دنیا کی کیا پرواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مامورین یہی ماٹو لے کر آتے ہیں اور احباب جماعت پر تو لازم ہے کہ کسی حالت میں بھی اس ماٹو سے دور نہ ہٹیں۔

نظارت رشتہ ناطہ کی طرف سے حتی الوسع فریقین کو بار بار یہی تلقین کی جاتی ہے کہ قول سدید پر قائم رہیں لیکن بعض دفعہ شاذ ایسی مثال سامنے آ جاتی ہے کہ کبھی ''گرین کارڈ'' اور کبھی جرمنی وغیرہ کے جھانسے میں آ کر حقیقت کو نظرانداز کیا گیا اور پھر زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ حقیقت کھلنے لگتی ہے اور پھر ندامت اور ذلت کے مارے منہ چھپائے پھرتے ہیں اور نقصانات الگ برداشت کرنے پڑتے ہیں اور زندگی بھر کے روگ الگ پلے پڑ جاتے ہیں۔ یہ تلخ نتائج اس لئے دیکھنے پڑتے ہیں کہ ملمع سازی پسند آئی اور حقیقت اور قول سدید کی طرف توجہ نہ رکھی گئی۔

احباب جماعت / عہدیداران اور مربیان کرام سے درخواست ہے کہ قول سدید کے حکم خداوندی کی پابندی ہر حالت اور ہر مقام پہ کرنے اور کروانے کا مؤثر اہتمام کرتے رہیں۔ تربیتی پہلو سے اس کے بے شمار فوائد اور ثمرات ہیں اور ہر احمدی کو اس کا پورا احساس رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نویں شرط بیعت

حضرت مسیح موعود شرائط بیعت میں سے نویں شرط بیعت میں فرماتے ہیں:

عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 160)

ر۔ص۔بھٹی

یورپین یونین اور یورپین پارلیمنٹ

دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپین اقوام کو قومیت کے شدت پسندانہ تصور سے دور رکھنے کیلئے اجتماعیت کے فروغ پر زور دیا جانے لگا تاکہ ایسی تباہی سے بچا جا سکے جو براعظموں کو ختم کر دینے والی ہے۔ اس کی پہلی کاوش کے طور پر یورپین کول اینڈ سٹیل کمیونٹی (ECSC) وجود میں آئی جو کہ یورپین فیڈریشن کی جانب پہلا قدم تھا۔ اس کمیونٹی کے بانی ممالک میں فرانس، اٹلی، لیکسمبرگ، نیدرلینڈ اور ویسٹ جرمنی شامل تھے۔

1957ء میں چھ ممالک نے روم معاہدے پر دستخط کئے جس کے ذریعے یورپین اکنامک کمیونٹی (EEC) وجود میں آئی۔ جو کہ کول اور سٹیل میں تعاون سے بڑھ کر تھا، اس کے ذریعے سے کسٹم یونین اور یورپین اٹامک انرجی کمیونٹی بنیں۔ اس معاہدے کے ذریعے نیوکلیئر انرجی میں تعاون شروع ہو گیا۔ یہ معاہدہ 1958ء میں ہوا۔ اگرچہ یورپین اکنامک کمیونٹی اور اٹامک انرجی کمیونٹی ایک ہی اسمبلی ہال اور کورٹ استعمال کر رہی تھیں لیکن ایک دوسرے سے الگ اور خودمختار تھیں۔

ساٹھ کی دہائی میں فرانس میں پیدا ہونیوالے تناؤ نے اس بات کی اہمیت کو اور زیادہ کر دیا کہ ایسے ذرائع تلاش کئے جائیں جن سے قومیت کے شدت پسندانہ تصور کو محدود کیا جا سکے۔ 1965ء میں ان تینوں کمیونٹیز کو ضم کرنے کا ایک معاہدہ ہوا جو کہ 1967ء میں لاگو ہوا جس سے یورپین کمیونٹی (EC) وجود میں آئی۔

وقت کے ساتھ اس تنظیم میں مختلف ممالک کا اضافہ ہوتا گیا، جن میں ڈنمارک، آئرلینڈ اور برطانیہ شامل ہیں۔ یورپین یونین فارملی یکم نومبر 1993ء سے کام کر رہی ہے۔ 1995ء میں اس میں آسٹریا، فن لینڈ اور سویڈن نے شمولیت اختیار کی۔

1981ء میں یونان اور 1986ء میں پرتگال اور سپین ممبر بنے۔ اسی سال کمیونٹی کیلئے یورپین جھنڈے کا استعمال شروع ہوا۔ اس نیلے رنگ کے جھنڈے میں بارہ پیلے ستارے دائرے کی شکل میں ہیں۔ ایک معاہدے کے ذریعے اس تنظیم کے بہت سے ممبر ممالک اور بعض غیر ممبر ممالک کے درمیان آزاد سرحدیں وجود میں آئیں، اور پاسپورٹ کی بندش ختم کر دی گئی۔ یہی نہیں بلکہ یورپین یونین کے ممبر ممالک کے شہری دوسرے ممبر ممالک میں آزادانہ طور پر جا کر رہ سکتے ہیں، کام کر سکتے ہیں اور تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ 2002ء میں یورپین یونین نے یورو کرنسی نوٹ اور سکے جاری کئے۔ جنہوں نے بارہ ممالک کی قومی کرنسی کی جگہ لے لی۔

اس وقت یورپین یونین ستائیس آزاد ریاستوں کی معاشی اور سیاسی تعاون کی تنظیم ہے۔ جس کا رقبہ 43 لاکھ 24 ہزار 782 مربع کلومیٹر اور آبادی 50 کروڑ 24 لاکھ 86 ہزار 499 ہے۔ 23 آفیشل زبانیں ہیں۔ آفیشل ویب سائیٹ europa.eu ہے۔

یورپین پارلیمنٹ

یورپین پارلیمنٹ، یورپین یونین کا براہ راست منتخب شدہ پارلیمنٹری ادارہ ہے۔ یہ یورپین پارلیمنٹ کا ایوان زیریں ہے۔ یہ یورپین یونین لیجسلیچر کے نصف پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسرے نصف پر یورپین کونسل مشتمل ہے۔ یورپین پارلیمنٹ کے سات سو چھتیس ممبرز ہیں جو ممبر آف یورپین پارلیمنٹ (MEP's) کہلاتے ہیں۔ ان کو یورپین یونین کے شہری پانچ سال کے لیے منتخب کرتے ہیں۔ جس کی بنیاد ہر سیاسی جماعت کے حاصل کردہ ووٹ کے تناسب پر ہوتی ہے۔ اگرچہ (MEP's) قومی بنیادوں پر منتخب ہوتے ہیں۔ لیکن پارلیمنٹ میں وہ اپنے قومیت کی بجائے سیاسی گروپ کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ ہر ملک کے لیے سیٹوں کی مخصوص تعداد ہوتی ہے۔

یورپین پارلیمنٹ اور یورپین کونسل مشترکہ طور پر یورپین یونین کیلئے آئین سازی کرتے ہیں۔ یورپین پارلیمنٹ کا سپیکر، صدر کہلاتا ہے صدر اور نائب صدر کو اڑھائی سال کے لئے (MEP's) منتخب کرتے ہیں۔

اس وقت ساتواں یورپین پارلیمنٹ ہے۔ یہ دنیا کا (بھارت کے بعد) دوسرا بڑا جمہوری نظام ہے اور یہ دنیا کے طاقتور ترین آئین میں سے ایک ہے اور یہ دنیا بھر میں مختلف قومیتوں کے درمیان ہونے والا سب سے وسیع جمہوری نظام ہے۔ جس کے تین سو چھتر ملین ووٹرز ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ کے ٹام ریڈ نے لکھا تھا کہ کوئی شخص یورپین یونین سے زیادہ پیچیدہ اور الجھا ہوا نظام حکومت نہیں تیار کر سکتا۔

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی

نقل مکانی کی وجوہات اور قرآنی تعلیم

نقل مکانی کے نتیجے میں اتنے مسائل پیدا ہوتے ہیں تو کیا وجوہات ہیں جن کے نتیجے میں انسان پھر بھی نقل مکانی کر جاتا ہے؟ قرآنِ کریم کے مطالعہ سے بہت سی وجوہات سامنے آتی ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ہم ذکر کریں گے۔

حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔.....

(الاعراف آیت:159)

ایک دوسری جگہ درج ذیل حکم موجود ہے۔

اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے۔.....

(المائدہ آیت:65)

آنحضرت ﷺ نے اس ارشاد خداوندی پر پورا پورا عمل کیا اور قرآنِ کریم کی تعلیم کو اپنی زندگی میں ہی تمام عرب اور دنیا کے بادشاہوں تک پہنچایا اور آخری حج کے موقع پر تمام موجود لوگوں کو گواہ بنایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پیغام کو احسن طریق پر پہنچا دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں ان تعلیمات کو دنیا کے ہر ملک اور ہر فرد بشر تک پہنچانے کی کوششیں رسول اللہ ﷺ کے متبعین نے بھی شروع کر دیں چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے بہت سے اصحابِ رسول اپنا ملک چھوڑ کر دور دراز ملکوں کے علاقوں میں نقل مکانی کر گئے۔ ایران، عراق، شام، مصر، ہندوستان، افریقہ اور چین تک پہنچے اور قرآن کی تعلیم کو اُن ملکوں کے رہنے والے لوگوں تک پہنچایا اور سعید روحوں نے ان تعلیمات کو قبول کیا اور ان پر عمل کر کے ہدایت کی راہ پائی۔

یہ طریق صحابہ کے بعد بھی جاری رہا اور بڑے بڑے بزرگ اپنا وطن چھوڑ کر اسی مقصد کے حصول کیلئے نئے نئے علاقوں میں جا کر آباد ہوتے رہے۔ چنانچہ حضرت علی ہجویری، معین الدین چشتی، نظام الدین اولیاء اور بہت سے اور بزرگ اسی مقصد سے نقل مکانی کر گئے اور اس میں ہر قسم کی تکالیف کو بخوشی برداشت کیا اور وطن سے بہت دور اپنی جان، جان آفرین کے حوالے کر دی۔ گویا ایک وجہ نقل مکانی کی یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم کو دور دراز کے لوگوں تک پہنچایا جائے۔

قرآن کے مطالعہ سے ایک اور وجہ نقل مکانی کی سامنے آتی ہیں جو درج ذیل آیات میں مذکور ہے۔

....پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دُکھ دئے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور وہ قتل کئے گئے، میں ضرور ان سے ان کی بدیاں دور کر دوں گا اور ضرور انہیں داخل کروں گا ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ (یہ) اللہ کی جناب سے ثواب کے طور پر (ہے) اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

(آل عمران آیت:192)

اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں (دشمن کو) نامراد کرنے کے بہت سے مواقع اور فراخی پائے گا۔... (النساء آیت 101)

گویا نقل مکانی کرنے کی ایک یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ انسان اپنے وطن میں اللہ کے احکامات کی تعمیل کرنے سے روکا جائے اور اسے دکھ دیا جائے تو وہ اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی دور دراز علاقے میں نقل مکانی کر جاتا ہے جہاں پر اسے امن اور سکون کے ساتھ اللہ کے احکامات پر عمل کرنے سے کوئی روکتا نہیں ہے۔ اس کی مثال ہمیں آنحضرت ﷺ کے اور اصحابِ رسول کے نمونوں میں نظر آتی ہے جنہوں نے اسی وجہ سے اپنے مولد و مسکن سے ہجرت کی اور مدینہ میں جا کر ہمیشہ کے لئے آباد ہو گئے اس کو اپنا مرکز بنا کر قرآن کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلایا اور وہیں پر وفات پائی۔ وہاں کے رہنے والوں نے بھی حق کو قبول کیا اور اس کام میں ممد و معاون ہوئے۔ بعد میں بھی رسول اللہ ﷺ کے متبعین اس سنت نبوی پر عمل کرتے رہے۔

موجودہ زمانے میں ایک اور قسم نقل مکانی کی سامنے آئی ہے جسے معاشی نقل مکانی کہتے ہیں انگریزی میں اسے economic migration کہا جاتا ہے۔ بہت سے ملکوں میں گاؤں سے شہروں کی طرف، غریب ملکوں سے امیر ملکوں کی طرف، مشرقی ملکوں سے مغربی ملکوں کی طرف تلاش معاش میں یہ سفر جاری رہتا ہے۔ عام طور پر گھر کا سربراہ نقل مکانی کرتا ہے اور اس کے بیوی بچے اپنے وطن میں اس کا انتظار کرتے ہیں اور جانے والا باہر کے ملکوں یا شہروں میں کما کما کر رقوم گھروں میں بھجواتے رہتے ہیں اور بچوں کا پیٹ پالتے ہیں اگر اس دوران نئے ملک میں مستقل رہائش کا انتظام ہو جائے تو پھر اپنے کنبے کو بھی وہیں بلا لیتے ہیں۔ بعض دفعہ سیاسی پناہ کے لئے درخواستیں بھی دیتے ہیں جبکہ اصل وجہ نقل مکانی کی معاشی بدحالی ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات تعلیم کیلئے کسی ملک میں جانے کے لئے درخواست کرتے ہیں جبکہ اصل مقصد اس ملک میں جا کر کام کرنا اور پیسے کمانا ہوتا ہے غرض طریقے طریقے سے معاشی نقل مکانی کی جاتی ہے اور اکثر تو ان کا مقصد یعنی پیسے کمانا انہیں حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ سفر وسیلہء ظفر ایک پرانی کہاوت ہے۔ لیکن بعض اوقات ناکامی بھی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تجارت کے لئے بھی اپنے گھروں کو چھوڑا جاتا ہے۔ سیر و سیاحت کے لئے بھی وطن سے دور جایا جاتا ہے اور اس کا ذکر بھی قرآن کریم میں ہمیں ملتا ہے۔ لیکن اب ہم ایسے مسائل جو ملک چھوڑنے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں ان کے حل کے لئے قرآن کریم کی ہدایات کا ذکر کریں گے۔

معاشرتی مسائل کا حل

قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطہء حیات ہے اور ہر مسئلہ کا حل اس میں موجود ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ بیرونی ممالک میں رہائش کے نتیجے میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں اُن کا کیا حل اس کتاب میں بتایا گیا ہے؟ سب سے بڑا مسئلہ مقامی باشندوں کا اعتبار حاصل کرنا ہے کیونکہ نئے آنے والوں سے قدرتی طور پر جو خوف پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنا ہے۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ اہمیت زبان اور بات چیت کرنے کو حاصل ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس معاملے میں درج ذیل ہدایت موجود ہے۔

......اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو......

(البقرۃ آیت:85)

اب بات کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مقامی زبان اچھی طرح آتی ہو تو گویا یہاں پر مقامی زبان سیکھنے کی ہدایت ہے اس کے تمام اسلوب اور مقامی اصطلاحات اور محاورے جاننے کے بعد ہی لوگوں کو اپنا مافی ضمیر صحیح طور پر سمجھایا جا سکتا ہے اور بات میں حسن پیدا ہو گا۔ غور کرنے سے احساس ہو گا کہ اس چھوٹی سی ہدایت میں پورا دفتر ہدایات کا چھپا ہوا ہے۔ مسکرا کر بات کرنا۔ بات کرتے وقت مخاطب کو عزت دینا اس کی تحقیر نہ کرنا۔ بات میں طنز یا تمسخر نہ ہونا۔ غرض بات چیت کرنے کے بہت سے اسلوب ہوتے ہیں اور وہ آہستہ آہستہ آتے ہیں جیسے کہ کسی شاعر نے اردو زبان کے متعلق لکھا تھا کہ 'آتی ہے اردو زباں آتے آتے' لیکن یہی حال پنجابی زبان کا ہے۔ ہر ضلع کی زبان اور محاورے الگ الگ ہیں۔ نہ جانتے ہوئے غلط لفظ استعمال کر دیا جائے تو تاثر بالکل الٹ پڑ جاتا ہے۔ انگریزی کا بھی یہی حال ہے کہ مشرقی لندن کی زبان اور ہے شہر کی زبان اور یارک شائر کی اور، شمالی انگلستان کی اور، آئرلینڈ کی اور، سکاٹ لینڈ کی اور، امریکہ اور کینیڈا کی اور، اس کے علاوہ ہر جگہ کے محاورے بھی مختلف اور اسلوب بھی مختلف ہیں۔ یہی حال فرانسیسی زبان کا بھی ہو گا جو دنیا کے مختلف علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ عربی کا بھی ہو گا اور اسی طرح اور زبانوں کا بھی ہو گا۔ تو اس قرآنی ہدایت پر عمل کرنے سے بیرونی ممالک میں رہنے والوں کے مسائل کسی حد تک دور ہو سکتے ہیں۔

بات چیت کے متعلق ایک اور ہدایت ہے کہ

....اور صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔

(الاحزاب آیت 71)

اس میں سچ بولنے، کھری بات کہنے، مناسب طریقے سے کہنے، دھوکہ نہ دینے وغیرہ کی ہدایات ہیں اور حسنِ معاشرت کے لئے یہ ریڑھ کی ہڈی کے مانند ہے اور ہر معاملے میں انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے خواہ وہ باہر کے ملکوں میں آباد ہوں یا اپنے وطن میں اپنے ہی گھروں میں رہتے ہوں۔

مقامی لوگوں کا اعتماد اور تعاون حاصل کرنے کے لئے ان سے ملنا جلنا بھی اہمیت رکھتا ہے۔ پڑوسیوں سے میل جول اور حسن سلوک کی ہدایات درج ذیل آیت میں موجود ہیں۔

......اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔......

(النساء آیت:37)

اس ہدایت پر صحیح طریقے سے عمل کرنے سے پیار محبت کی فضا معاشرہ میں پھیل جاتی ہے اور اعتماد اور تعاون پیدا ہوتا ہے۔

رفاہی کاموں میں حصہ لینے اور تعاون کرنے نیز فتنہ و فساد سے بچنے کی ہدایت اس آیت میں ہے۔

.....اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو....

(المائدہ آیت:3)

ملک کے قوانین کی پابندی کی ہدایت درج ذیل آیت میں ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی.... (النساء:60)

ان ہدایات پر عمل کرنے کے نتیجے میں لازمی مقامی لوگوں اور حکام کا اعتماد نئے آنے والوں کو حاصل ہو جاتا ہے اور معاشرتی مسائل کسی حد تک دور ہو سکتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ سعیدہ احسن قریشی صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خداتعالیٰ کے فضل سے مورخہ 3 فروری 2012ء کو عزیزہ وردہ رحمٰن بنت مکرم جمال احسن قریشی صاحب کی تقریب آمین عمل میں آئی۔ عزیزہ نے قریباً ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ یہ عظیم الشان کام اس کی والدہ محترمہ امۃ المجیب طاہرہ صاحبہ کی توجہ اور محنت سے ہوا ہے۔ اس موقع پر عزیزہ سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا گیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب سعید اختتام پذیر ہوئی۔ عزیزہ وردہ رحمٰن میرے بھائی مکرم محمد ارشد قریشی صاحب کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو عامل بالقرآن بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد صفدر یار جنگ صاحب سیکرٹری مال ضلع بھکر تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الٰہی صاحب مرحوم طویل علالت کے بعد مورخہ 19 جنوری 2012ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ خداتعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 19 جنوری کو بھکر میں نماز جنازہ مکرم محمد داؤد ناصر صاحب مربی ضلع بھکر نے پڑھائی۔ بعدازاں میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں اگلے روز نماز فجر کے بعد بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت صابروشاکر، نیک طبع، با اخلاق، ہنس مکھ اور باہمت خاتون تھیں۔ شدید علالت کے باوجود روحانی خزائن کا مطالعہ جاری رکھتی تھیں۔ اور وفات سے چند روز قبل روحانی خزائن جلد 21 کا تازہ پرچہ بھی حل کرنے کی توفیق پائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

قابل رشک دولت مند

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیر معمولی توفیق اور ہمت بخشی۔ (صحیح بخاری)

دولت مند وہ نہیں جس کے پاس زیادہ مال ہو بلکہ دولت مند وہ ہے جو دل کا غنی ہو۔

(جامع ترمذی)

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات صدر انجمن احمدیہ فضل عمر ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں/ ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمود احمد قریشی معتبر صاحب سابق نائب امیر لاہور گردن کے مہروں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بیڈ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ چل پھر نہیں سکتے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت التوحید علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو دل کی تکلیف ہوگئی ہے۔ پہلے پی آئی سی میں گئے۔ پھر رشید ہسپتال گارڈن ٹاؤن لاہور میں داخل کروا دیا۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت

جواحباب مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں بہتر ہے سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کرلیں۔

جن کالونیوں میں پلاٹس خریدنا چاہیں تو اس امر کی تسلی کرلیں کہ کالونی منظور شدہ ہے تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 فروری 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد عبدالرشید مرزا صاحب

مکرم محمد عبدالرشید مرزا صاحب ابن مکرم حافظ مرزا محمد اسحٰق صاحب ہنسلو، یوکے مورخہ 2 فروری 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ حضرت امام دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ کوثر شاہین ملک صاحبہ

مکرمہ کوثر شاہین ملک صاحبہ اہلیہ مکرم انور احمد ملک صاحب جرمنی مورخہ 24 جنوری 2012ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ نے بحیثیت صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی 6 سال خدمت کی توفیق پائی۔ رسالہ خدیجہ کا اجراء اور لجنہ اماءاللہ جرمنی کی تاریخ مرتب کرنے کا کام بھی آپ کے دور میں شروع ہوا۔ بڑی خوبیوں کی مالک، خوش اخلاق، صابروشاکر، مہمان نواز اور صائب الرائے خاتون تھیں۔ پردے کا بہت خیال رکھتیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتی تھیں۔ کچھ عرصہ سے بیمار تھیں۔ بیماری کا عرصہ نہایت صبر اور حوصلہ سے گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ برجیس حکیم صاحبہ

مکرمہ برجیس حکیم صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالرحمٰن ناصر صاحب پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ گزشتہ دنوں 55 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ نیک، مخلص، غریبوں کی ہمدرد اور باوفا خاتون تھیں۔ بچوں کی نیک تربیت کی اور ان میں خدمت دین کا شوق پیدا کیا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی بھابھی تھیں۔

مکرمہ بشریٰ خاتون صاحبہ

مکرمہ بشریٰ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر محمد دین انور صاحب مرحوم آف سرگودھا مورخہ 18 جنوری 2012ء کو لاہور میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ نے سرگودھا میں 50 سال تک جماعت کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔ آپ کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ دس سال تک اس بیماری کا بڑی ہمت اور صبر سے مقابلہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد رمضان رانجھا صاحب

مکرم محمد رمضان رانجھا صاحب آف چک نمبر 543-E.B ضلع وہاڑی مورخہ 11 دسمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کو اپنے گاؤں میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ نہایت نیک، غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم امان اللہ حسین بخش صاحب

مکرم امان اللہ حسین بخش صاحب آف ماریشس گزشتہ سال 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم بڑے مخلص، نمازوں کے پابند، دعاگو اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت کے ساتھ ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ آپ مکرم مظفر احمد صاحب سدھن مربی ماریشس کے ماموں تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

نور ابٹن
حسن کا نکھار روائتی ابٹن
تابانی
ہاتھوں اور چہرے کی تازگی کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

(بقیہ صفحہ 1 ہفتہ وقف جدید)

5۔ایسے احباب جن کی استطاعت صف دوم میں شامل ہونے کی ہے انہیں تحریک کی جائے کہ وہ پانچ صد سے ایک ہزار روپیہ تک دے کر معاونین خاص صف دوم میں شامل ہوں۔

6۔احباب جماعت کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت وعدہ جات لکھوائیں یہ ان کیلئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور بلندی درجات کا موجب ہوگا۔

☆ **چندہ امداد مراکز پارکر** چندہ امداد مراکز نگر پارکر تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کی ایک اہم مد ہے۔سب احباب تھوڑا بہت وعدہ کر کے اس میں ضرور شامل ہوں۔اس کے نگر کے علاقہ میں دعوت الی اللہ، تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کے کام کئے جاتے ہیں۔

☆ **دفتر اطفال** دفتر اطفال میں ناصرات اطفال اور سات سال سے کم عمر بچوں کے وعدہ جات الگ الگ فارمز پر لئے جاتے ہیں۔دوصد روپے (Rs 200) یا اس سے زائد حسب توفیق ادائیگی کی تحریک کر کے ننھے مجاہد/ننھی مجاہدہ وقف جدید بنانے کی کوشش کریں۔اب بہت سے احمدی بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ صد (Rs 500) یا ایک ہزار (Rs 1000) یا پچاس ہزار روپے (Rs50,000) یا ایک لاکھ روپے (Rs 1,00,000) ادا کر رہے ہیں۔

☆ **وصولی سال رواں** ۔ وعدہ جات کے ساتھ ساتھ وصولی کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے تو اللہ تعالیٰ کے احسان سے وعدوں کے ساتھ ہی ادائیگی فرما دیتے ہیں۔کوشش فرمائیں کہ اس ہفتہ میں کم از کم 1/4 حصہ وصول ہو جائے۔

☆ **وصولی بقایا**۔ جو احباب گزشتہ سال کسی مجبوری کے تحت اپنے وعدہ کی بروقت ادائیگی نہیں کر سکے ان سے بھی درخواست کریں کہ وہ اپنے وعدہ جات کے بقایاجات ادا کریں۔ایسے احباب سے ضرور رابطہ کریں۔

☆ ہماری ذیلی تنظیمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال ہیں۔ درج بالا گزارشات کی روشنی میں مقامی لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ سے تعاون کی درخواست کریں۔

☆ اپنے حلقہ کے مربی یا معلم صاحب سے حسب حالات تعاون کی گزارش کریں۔

وقف جدید کے جملہ مقاصد کے پورا ہونے کیلئے خود بھی دعا کریں اور احباب جماعت کو بھی دعاؤں کی درخواست کرتے رہیں۔

نوٹ:۔ ہفتہ ختم ہونے پر کام کی رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

(بقیہ از صفحہ 2 ایم ٹی اے)

20 فروری 2012ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:40 am	فوڈ فار تھاٹ
2:10 am	جلسہ سالانہ یوکے
3:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012
4:25 am	رفقائے احمد
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:35 am	لقاء مع العرب
7:45 am	فوڈ فار تھاٹ
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء
9:25 am	رفقائے احمد
9:55 am	فیتھ میٹرز
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:05 pm	ہمارا آقا
12:40 pm	گلشن وقف نو
1:45 pm	فرنچ سروس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	بیت المبارک
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2006ء
8:10 pm	بیت المبارک
9:00 pm	درس حدیث
9:20 pm	راہ ہدیٰ
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:20 pm	عربی سروس

خبریں

توہین عدالت کیس سپریم کورٹ آف پاکستان نے فرد جرم عائد کرنے کے خلاف وزیراعظم کی انٹرا کورٹ اپیل مسترد کر دی۔ جبکہ 13 فروری کو وزیراعظم کے خلاف توہین عدالت کی فرد جرم عائد کی جائے گی۔ 13 فروری کو وزیر اعظم عدالت میں پیش ہوں گے۔

دنیا میں خوراک کی قیمتیں پھر بڑھنے لگیں

عالمی طور پر چھ ماہ کے بعد ایک بار پھر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے جس کی سب سے بڑی وجہ سخت موسم اور اشیاء کی فراہمی میں کمی ہے۔ اقوام متحدہ کی فوڈ اینڈ ایگری کلچر آرگنائزیشن کے مطابق غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ عمومی طور پر ایندھن میں اضافہ تصور کی جاتی ہے لیکن ایسا نہیں اور اس بار موسم مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔

امریکہ نے خاتون فوجیوں پر عائد پابندیاں نرم کر دیں

امریکہ کی جانب سے خواتین فوجیوں پر عائد پابندیاں نرم کر دی ہیں جس کے بعد وہ کئی ایسی خدمات انجام دے سکیں گی جو کہ پہلے ادا نہیں کر سکتی تھیں۔ دفاعی حکام کے مطابق امریکی خواتین فوجی براہ راست جنگ میں حصہ لے سکیں گی۔ڈیپارٹمنٹ کے منصوبے کے مطابق خواتین وہ کام کر سکیں گی جن پر پہلے کرنے پر پابندی تھی۔ حکام نے کہا ہے کہ مستقبل میں پالیسیوں کا مزید جائزہ لیا جائے گا اور ان میں مزید تبدیلیاں لائی جائیں گی۔

ربوہ میں طلوع و غروب 11۔فروری

طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:53

مکان برائے فروخت
رقبہ 5 مرلے واقع نصرت آباد ربوہ
بجلی، میٹھا پانی، تین بیڈ روم، کچن وغیرہ
رابطہ نمبر: 0333-9791047-0301-3553623

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستانی وامپورٹڈ شالیں، سکارف، جرسی، سویٹر، مفلر، رول، تولیہ، بنیان جراب کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
عزیز شال ہاؤس
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

FR-10

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔
عنبری
فی ڈبی/-300 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

موسم سرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 92-476212310+

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317